Syllabus 3248

Paper-1

Cambridge O Level

Second Language Urdu 3248

BOOKMARK

نظرثانی شُدہ طباعت دوم

کاوشِ جدیدُ

نصاب برائے امتحانات 2024-2025-2026

نمونے کا تیسرا پرچہ

Sample Practice Paper - 3

غلام وارث اقبال

نمونے کا تیسرا پرچہ

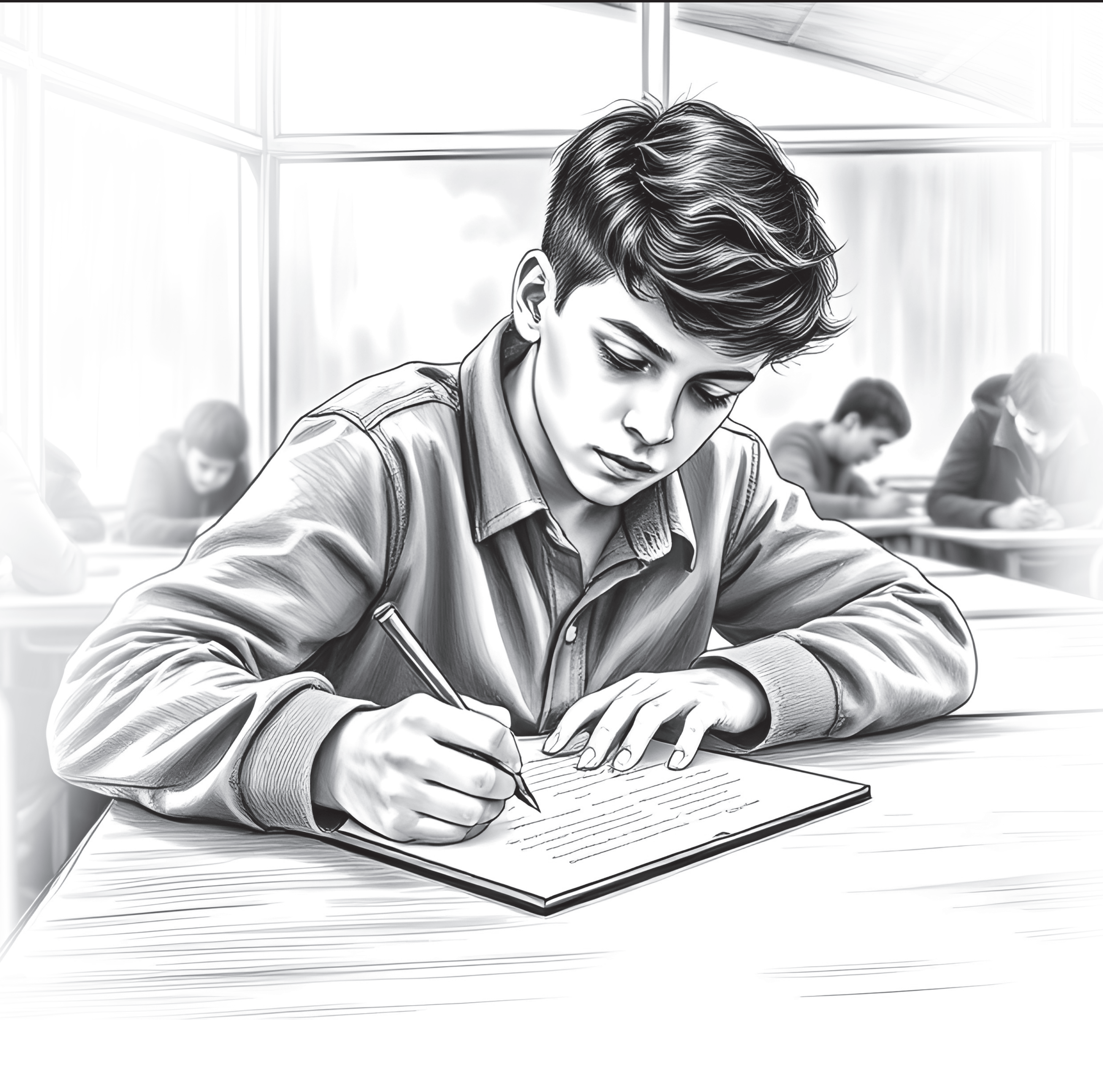

Sample Practice Paper - 3

اِنتباہ: نمونے کا یہ پرچہ محض مشق کے لیے بنایا گیا ایک فرضی پرچہ ہے۔

پرچہ اوّل

اولیول اُردُو 3248 کے نئے نصاب، برائے 2024، 2025 اور 2026 کے مطابق کاوشِ جدید کے لیے تیار کردہ نمونے کا فرضی پرچہ۔

Note: This is NOT an official specimen paper of Cambridge Assessment International Education.

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing

For examination from 2024-2025-2026

SPECIMEN PAPER

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer all questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیے اور صفحے کی دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیے۔

ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ایک جنگل میں ایک درخت پر ایک سُنہری پرندے کا گھونسلا تھا جس میں اُس پرندے کے دو چھوٹے چھوٹے بچّے رہتے تھے۔ایک دن بہت زوروں کی آندھی چلی اور تیز بارش بھی شروع ہوگئی۔کچھ ہی دیر میں کم زور درخت جو اِس تیز آندھی اور بارش کا مُقابلہ نہیں کر سکتے تھے گِرنے لگے۔جِس درخت پر سُنہری پرندے کا گھونسلا تھا کچھ ہی دیر میں وہ بھی زمین بوس ہوگیا۔جس شاخ پر پرندے کا گھونسلا تھا جب وہ ٹُوٹی تو گھونسلا بھی بکھر گیا۔طُوفانی ہوا اِتنی تیز تھی کہ وہ پرندے کو اُڑا کر کہیں کا کہیں لے گئی اور اُس کے دونوں بچّوں کو اُٹھا کر دریا کے کنارے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ایک بچہ تو ایک غار کے کنارے جھاڑیوں میں گرا جب کہ دُوسرا کچھ ہی دور موجود ایک خانقاہ کے قریب جا گرا۔

دِن گزرتے گئے اور پھر کچُھ ہی عرصے بعد دونوں بچّے بڑے ہو گئے۔ جو خانقاہ کے قریب گِرا تھا اُس نے خانقاہ کے قریب درخت پر بسیرا کرلیا اور جو غار کے قریب گِرا تھا اُس نے غار کے کِنارے پر موجود درخت پر اپنا ٹھکانا کرلیا۔

اِتفّاق سے ایک دن اِس ملک کا بادشاہ شکار کی غرض سے اِس جنگل میں آیا اور ایک ہرن کا پیچھا کرتے ہوئے راستہ بُھول کر غار کے قریب پہنچ گیا۔ابھی وہ کچھ ہی دیر بیٹھا تھا کہ اُس نے اچانک ایک آواز سنی ،کوئی کہہ رہا تھا۔

’’ جلدی کرو ، جلدی درخت کے نیچے کوئی بیٹھا ہوا ہے۔اِس کے پاس بہت سا زیور اور مال واسباب ہے۔جلدی کرو اِس سے پہلے کہ وہ بھاگ جائے اِس سے سب کچُھ چھین لو۔‘‘

بادشاہ نے حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن اسے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔کچھ دیر بعد پھر وہی آواز آئی۔ جب اس نے اوپر دیکھا تو وہ حیران رہ گیا کہ وہ ایک سُنہری پرندہ تھا جو بول رہا تھا۔اس نے غور کیا تو کچھ مشکُوک سی آوازیں غار کے اندر سے بھی آرہی تھیں۔اِس لیے اس نے وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا اور اپنے گھوڑے کو لے کر چل پڑا۔ابھی کچھ ہی دُور گیا تھا کہ اسے ایک خانقاہ دِکھائی دی۔بادشاہ نے وہاں پہنچ کرسوچا کہ یہ جگہ رات گزارنے کے لیے بہتر ہے۔ابھی اس نے ایک درخت کے ساتھ اپنا گھوڑا باندھا ہی تھا کہ اس نے ایک آواز سنی۔

’’ جناب! براہ مہربانی اندر آجایئے ، سامنے ایک گھڑے میں پانی موجود ہے، لیجیے اور آرام فرمایئے۔اس خانقاہ کے بزرگ باہر گئے ہیں ابھی آتے ہی ہوں گے۔‘‘

بادشاہ یہ آواز سن کر حیران ہوا۔آواز اوپر درخت سے آرہی تھی۔ بادشاہ نے اُوپر دیکھا تو وہی سُنہری پرندہ وہاں بیٹھا ہوا تھا جو کہہ رہا تھا۔

بادشاہ بہت حیران ہوا کہ یہ سُنہری پرندہ غار کے باہر کیا کہہ رہا تھا اور یہاں کیا کہہ رہا ہے۔ یہ پرندہ ہے یا کوئی جادوگر۔ ایسا پرندہ تو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا جو اِس طرح بولتا ہو جیسے انسان بولتے ہیں۔

یہ سوچتے ہوئے بادشاہ نے گھوڑا باندھا اور خانقاہ کے اندر جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں خانقاہ میں رہنے والے بزرگ بھی آگئے۔ اُنھوں نے بادشاہ کو اپنی خانقاہ میں خوش آمدید کہا اور اُن کی خُوب آؤ بھگت کی۔ جب وہ بزرگ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر بادشاہ کے پاس بیٹھے تو بادشاہ نے بزرگ کو حیرانی سے پرندوں کے بارے میں بتایا۔ بزرگ نے بادشاہ کی بات سُن کر مُسکراتے ہوئے فرمایا۔

''ہیں تو دونوں پرندے بھائی بھائی لیکن دونوں کو مُختلف اقسام کے لوگوں کی صُحبت ملی۔ غار میں ڈاکوؤں کا بسیرا ہے اِس لیے وہاں رہنے والے پرندے کو اُن کی دوستی مل گئی اور وہ اُنھی کی زبان بولنے لگا۔ لیکن یہاں کے پرندے کو ہماری رفاقت ملی تو وہ ہماری زبان بولنے لگا۔ انسان جن لوگوں میں رہتا ہے اُنھی کے طور طریقے اپنا لیتا ہے۔ اگر اچھّے لوگوں سے دوستی ہوگی تو اچھّا بن جائے گا اور اگر بُروں سے دوستی ہوگی تو بُرا بن جائے گا۔

اِسی لیے کہتے ہیں کہ دوستی کرتے ہوئے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ ایک دوستی انسان کو انسان بنا کر جنّت کا راستہ دکھاتی ہے تو دوسری حیوان بنا کر دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ آپ کافی تھکے ہوں گے۔ اب آپ آرام فرمایئے صبح میں آپ کو اس جنگل کی سیر کرواؤں گا اور ایک ایسا جھرنا دِکھاؤں گا جو مُجھ سے باتیں کرتا ہے۔''

بزرگ نے بادشاہ کا بستر دُرست کرتے ہوئے فرمایا۔

سوال نمبر :1–6

1 سُنہری پرندے کا گھونسلا کیوں گِرا؟

[1] ....

2 دونوں بچّوں نے کہاں کہاں بسیرا کیا؟

....

[2] ....

3 بادشاہ نے غار کے قریب کیا سُنا؟

[1] ....

4 بادشاہ غار کے قریب سے کیوں چلا آیا؟

[1] ....

5 بادشاہ کی حیرانی پر مبنی بات پر بُزرگ نے پرندوں کے بارے میں کیا بتایا؟

....

[2] ....

6 دوستی کرتے ہوئے احتیاط کیوں کرنی چاہیے؟

[1] ....

[کُل: 8]

مشق نمبر:2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

A زندگی تو سب ہی گزارتے ہیں لیکن بعض لوگوں کی زندگیاں بڑی دِل چسپ ہوتی ہیں۔اِس قابل ہوتی ہیں کہ اُن کی زندگیوں اور اُن کے کاموں سے سیکھا جائے اور اُن کے نقشِ قدم پر زندگی گزارنے کی کوشش کی جائے۔

حکیم محمّد سعید بھی اُن چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے صِرف اپنے عِلم وعمل سے عِزّت واحترام کا مقام حاصل کیا ہے۔انھوں نے علمِ طِب کی تحقیق کے لیے ہمدرد یونیورسٹی قائم کی اور بچّوں کے لیے''نونہال'' میگزین جاری کیا اور نونہال ادب کا سِلسلہ شروع کیا جو آج بھی جاری ہے۔حکیم صاحب 9 جنوری 1920 کو دِہلی میں پیدا ہوئے۔ابھی چند سال ہی گزرے تھے کی والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔والدۂ محترمہ نے دِینی تعلیم دِلوائی پھر اُردو، فارسی اور انگریزی گھر پر ہی اساتذہ سے پڑھی اور طِب کی تعلیم کے لیے کالج میں داخل ہو گئے۔اُنھوں نے اپنے ایک مضمون میں خود بتایا ہے۔''میں اِسکول گیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔میری سب سے پہلی اُستانی چچّی جان بنیں۔سب لوگ اُنھیں چچّی جان کہا کرتے تھے۔مجھے تو آج بھی اُن کا نام تک معلوم نہیں ہے۔''

B اس زمانے میں بچّوں کے لیے تین بڑی تقریبات ہوتی تھیں۔پہلی بِسم اللہ کی تقریب ہوتی تھی۔یہ اُس وقت منعقد ہوتی جب بچّہ قُرآن شریف شروع کرتا۔جب بچّہ قرآن شریف ختم کر لیتا تو'' آمین'' کی تقریب ہوتی۔اور تیسری تقریب وہ ہوتی جب بچّے کا پہلا روزہ کُھلوایا جاتا۔حکیم سعید اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ میری'' آمین'' کی تقریب بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔مجھے دولھا بنایا گیا اور بُہت سے بچّوں کو بلایا گیا۔

حکیم صاحب نے اپنے بچپن کے کئی واقعات لکھے ہیں ایک دفعہ وہ گاؤں گئے جہاں انھوں نے دودھ سے مکھن بننے کا عمل دیکھا۔انھی دِنوں کا ایک واقعہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ دہی سے بھرا مٹکا تیار رکھا تھا کہ دو مینڈک آپس میں ہنسی مذاق کرتے آئے اور دھڑام سے مٹکے میں جا گرے۔اُن کے لیے تو یہ دہی دَلدَل تھی۔اُن دونوں مینڈکوں نے ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیے۔یہاں تک کہ ایک مینڈک تو تھک کر ہار گیا اور دہی کی دَلدَل میں ڈُوب کر مر گیا۔مگر دوسرے مینڈک نے ہمت نہ ہاری اور ہاتھ پیر مارتا رہا۔کچھ اُوپر آ گیا۔پھر اُس نے اور ہمّت کی اور ایک بار زور سے پُھدکا۔اِس زور سے کودا کہ مٹکے سے باہر آ گرا۔جان بچی لاکھوں پائے۔ہمت کرنے میں ہی کامیابی ہے۔

C ان کے والد نے ہمدرد کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تھا۔ طِب میں ڈگری لینے کے بعد حکیم سعید بھی اِسی ادارے سے وابستہ ہو گئے۔

شربتِ رُوح اَفزا سے کون نہیں واقف۔ یہ شربت حکیم سعید کے ادارے ''ہمدرد'' میں ہی بنتا ہے۔ اِس اِدارے میں جڑی بوٹیوں سے اور بھی کئی اقسام کی اَدویات تیّار کی جاتی ہیں۔ حکیم صاحب چاہتے تھے کہ پاکستان کے روشن مستقبل کے لیے نونہالوں کو تیّار کیا جائے۔ چناں چہ 1953 میں انھوں نے بچّوں کے لیے ''ہمدرد نونہال'' میگزین شروع کیا جِس کا مقصد بچّوں کو ایسا ادب فراہم کرنا تھا جو اُن کے لیے تفریح کا ذریعہ بنے۔ اپنی نئی نسل کے روشن مُستقبل کے لیے اُنھوں نے پہلے ہمدرد اسکول قائم کیا جسے بعد میں کالج اور پھر یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ حکیم صاحب اپنی مصرُوفیات کے باوجُود سفر بھی کرتے تھے۔ وہ اکثر بڑے ممالک میں جا چکے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ''سعید سیّاح'' کہلانے لگے۔ اِن کے کئی سفرنامے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ جب پاکستان بنا تو حکیم صاحب دہلی سے کراچی آ گئے تھے۔ وہ اپنا سب کچھ ہندوستان میں چھوڑ آئے تھے یہاں انھیں زندگی کا سفر دوبارہ سے شروع کرنا پڑا۔ اور انھوں نے بہت محنت اور مُشقّت کے بعد ہمدرد جیسا اِدارہ دوبارہ قائم کیا۔ اس کام میں اُن کی اہلیہ نے بھی ساتھ دیا اور یہ ادارہ بنانے کے لیے اپنا سارا زیور بیچ دیا۔ پھر چند سالوں میں یہ اِدارہ پاکستان کے اہم اداروں میں شمار ہونے لگا۔

D حکیم صاحب پاکستان کے اُن مایہ ناز فرزندوں میں سے تھے جو قوم کی عَظمت اور رِفعت کے لیے اَن تھک محنت کرتے ہیں۔ دولت تو بہت سے لوگوں نے کمائی، لیکن حکیم صاحب نے یہ دولت ایک درجن سے زائد میدانوں میں قومی زندگی کو شان دار اور مال دار بنانے کے لیے وَقف کر دی۔ خود درویشی کی زندگی گزاری۔

خدمت انسانی کا یہ اعزاز شاید ہی کسی اور کو حاصل ہوا ہو کہ آپ نے اپنی زندگی میں معاشرے کے ہر طبقے کے تین ملین مریضوں کا علاج کیا۔ ان میں امیر بھی تھے غریب بھی، جوان بھی تھے بوڑھے بھی۔ سربراہانِ مُملکت سے لے کر نچلی سطح تک کے لوگ شامل تھے۔ کسی ایک سے بھی تشخیص و تجویز کا معاوضہ نہیں لیا۔

اکتوبر 1998 بروز ہفتہ (25 جمادی الثانی 9141ھ)، روزے کی حالت میں نمازِ فجر کے وقت کے بعد کراچی میں مریضوں کی خدمت کے لیے اپنے مطب پہنچتے ہی شہادت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوئے۔ وطنِ عزیز پر جان نثار کرنے والا، پاکستان کو امن کا گہوارہ بنا دیکھنے والا، وہ جس نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ قوم اور ملک پر نچھاور کر دیا حتیٰ کہ اپنی جان بھی اس پر نِثار کر دی۔ اس عظیم انسان کی قربانیوں کی کوئی حد، کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ وہ مُملکت پاکستان کا ہی نہیں اُمّتِ مُسلِمہ کا سرمایہ تھا۔ وہ زندہ ہے او زندہ رہے گا۔

سوال نمبر: 7–15

نیچے دیے جُملوں (7 تا 15) کو غور سے پڑھیں۔ اس پیراگراف (A-D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔
کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔

مثال: مینڈک ہنسی مذاق کرتے تھے۔

A ☐ B ☑ C ☐ D ☐

7 حکیم صاحب کے بچپن میں تین تقاریب کی بچّے کی ابتدائی زندگی میں بڑی اہمیت تھی۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 ۱۹۵۳ میں حکیم سعید نے بچّوں کے لیے میگزین بھی شروع کیا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 حکیم سعید نے پاکستان کی خدمت کے لیے اَن تھک محنت کی۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 حکیم سعید چاہتے تھے کہ پاکستان کے خوش حال مُستقبل کے لیے بچّوں کو تیار کیا جائے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 کامیاب لوگوں کی زندگیوں سے سیکھنا چاہیے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 جولوگ ہِمّت کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

13 حکیم صاحب نے دُودھ سے مکھن بننے کا عمل دیکھا۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

14 حکیم سعید نے اپنا روپیہ پیسہ قوم کے لیے وَقف کر دیا۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

15 حکیم سعید نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

[کُل: 9]

مشق نمبر:3

زرافے کے حوالے سے دیے گئے مضمون کو پڑھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

چیونٹی بہت چالاک اور محنتی کیڑا ہے۔ ایک پورا موسم اگلے موسم کے لیے خوراک جمع کرنے میں گزار دیتا ہے۔ چند لمحوں میں درخت کی جڑوں سے اُس کی شاخوں تک پہنچ جاتا ہے اور لمحوں میں ہاتھی جیسے جانور کی ناک میں گُھس کر اس بے چارے کو اَدھ مُوا کر دیتا ہے۔ اس زمین پر مکّھی، مچھّر اور چیونٹی کافی حد تک چھوٹی مخلوق سمجھی جاتی ہے۔لیکن یہ مخلوق بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیتی ہے۔ اگر ہم اِس زمین پر چلنے پھرنے والی مخلوق کو دیکھیں تو اِن میں جانور بھی ہیں۔ کچھ خطرناک، کچھ بھولے بھالے کچھ چالاک۔ اِنھی جانوروں میں زرافے کا بھی شمار ہوتا ہے۔ میں تو اِسے شریف جانور ہی کہوں گا۔ ویسے میرا اِس سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ میں نے تو اسے چڑیا گھر میں ہی دیکھا ہے یا جنگلوں کی فلموں میں، جن میں وہ یا تو بھاگتا دکھائی دیتا ہے یا پھر درختوں کے سروں سے پتّے کھاتا۔

زرافے کی گردن لمبی ہی نہیں بلکہ بہت لمبی ہوتی ہے۔ ویسے تو یہ اٹھارہ فٹ تک لمبا ہوسکتا ہے لیکن اس کی گردن اور اس کی ٹانگیں چھ فٹ تک لمبی ہوسکتی ہیں۔ اِس کے جسم پر چیتے کے جسم کی طرح کے دھبے ہوتے ہیں یا یُوں کہیے کہ اس کی جلد کا رنگ روپ چیتے کی جلد جیسا ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں گائے کے پاؤں جیسے اور دُم گدھے کی دُم جیسی ہوتی ہے۔ مُنھ بکری جیسا اور کان گھوڑے کے کانوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے سر پر دو سینگ بھی ہوتے ہیں جو کسی کام کے نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی دوسرے جانوروں کو دھکّا دینے میں استعمال کر لیتا ہے۔ یہ تو تھا جی اِس کا حلیہ اب اِس کے بارے میں مزید کچھ اہم باتیں جانتے ہیں۔

اِس کی گردن تو لمبی ہوتی ہی ہے لیکن حیران کُن بات یہ ہے کہ اِس کی زبان بھی عام جانوروں کے مُقابلے میں کچھ زیادہ ہی لمبی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اِس کی زبان اٹھارہ انچ تک لمبی ہوسکتی ہے۔ ویسے ہم بہت بولنے والے کے لیے بھی یہی محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ لمبی زبان والا۔ لیکن زرافے کی لمبی زبان بولنے کے کم اور درختوں کے پتّے لپیٹنے کے زیادہ کام آتی ہے۔ یقیناً پتّے کھانے یا پانی پینے میں بھی زبان کا استعمال ہوتا ہوگا۔ ویسے تو یہ جانور عام طور پر خاموش ہی رہتا ہے لیکن تحقیق کرنے والوں کے خیال میں یہ رات کی چاندنی راتوں میں گنگناتا بھی ہے۔ گویا اس کے گنگنانے میں ہم اس کی زبان کے کردار کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

کہتے ہیں اُونٹ پانی کے بغیر بھی کئی دن تک زندہ رہ سکتا ہے۔ یہی بات زرافے کے بارے میں بھی کہی جاتی ہے۔ ایک تو وہ کُھل کر پانی پیتا ہے۔ پھر وہ جو پتّے کھاتا ہے اُن سے بھی اِسے کافی پانی مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تین ہفتوں تک پانی کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ شاید زرافے کی اِسی خصوصیت کی وجہ سے یونانی اسے چیتے کے لباس میں ملبوس اُونٹ سمجھتے ہیں۔ ویسے

جسے پتّوں کا جُوس مِل رہا ہُوا سے پانی کی کیا ضرورت۔ ویسے بھی اسے اپنے لمبے قد کی وجہ سے پانی پینے اور گھاس چرنے میں کافی دِقّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اپنی ٹانگیں پھیلا کر بڑی مُشکل سے پانی پینے میں کامیاب ہوتا ہے۔ پھر بھی یہ ایک وقت میں اَڑتیس لٹر تک پانی پی لیتا ہے۔ اس کا وزن تقریباً اُنّیس سو کلوگرام تک ہوسکتا ہے۔

آپ جانتے ہوں گے کہ ہاتھی بہت کم نیند لیتے ہیں۔ اسی طرح زرافہ بھی بہت کم سوتا ہے۔ جنگل میں تو وہ کھڑے کھڑے اپنی نیند پُوری کر لیتا ہے۔ یہ اس کی مجبوری ہے اس کے پاس نہ تو لمبے اور تیز دانت ہیں اور نہ بڑے سِینگ جن کے ساتھ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔ دشمن کو اپنے سامنے پا کر وہ وہاں سے رفو چکّر ہونے میں ہی اپنی عافیت سمجھتا ہے۔ یعنی اسے ہمیشہ چوکنا رہنا پڑتا ہے۔ اِسی لیے وہ ایک دن میں محض تیس منٹ تک سو پاتا ہے۔

اِس کے رہنے کے زیادہ تر علاقے افریقہ کے جنگلات ہیں۔ اپنے اُونچے قد کی وجہ سے اِن کے لیے زمین سے کھانا مشکل ہوتا ہے اس لیے یہ اُونچے درختوں کے پتّے کھا کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ یہ درخت انھیں اِن جنگلوں میں مل جاتے ہیں۔ اپنے بڑے قد کی وجہ سے یہ گھنے جنگلوں میں رہنے کے بجائے سوانا کے جنگلات میں رہتے ہیں۔ ایک زرافہ ایک دن میں پچھتّر پاؤنڈ تک خوراک کھاتا ہے۔ اس لیے یہ اکثر کھانے میں ہی مشغول دکھائی دیتے ہیں۔ زرافہ عام طور پر گروہ کی شکل میں رہتا ہے۔ ایک گروہ میں دس سے بارہ تک زرافے ہوسکتے ہیں۔ اِس کا بچہ کچھ ہی گھنٹوں میں بھاگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ بچہ اتنا شریف ہوتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے اس کی ماں کہیں چلی جائے تو یہ وہیں رہ کر اپنی ماں کا انتظار کرتا ہے۔

جنگل میں زرافے کے دشمن تمام گوشت خور جانور ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنے کے لیے زرافے کے پاس ٹانگوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی ٹانگیں مارتے ہوئے تیز بھاگتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ چھتّیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ سکتے ہیں۔

گوشت خور جانور اپنے شکار کو گردن سے دَبوچتے ہیں۔ چُوں کہ زرافے کی گردن اونچی ہوتی ہے اس لیے وہ گوشت خور جانور کے جلد قابو میں نہیں آتے۔ اِس کے علاوہ اِن کی دَولتی اگر شیر جیسے جانور کو بھی صحیح جگہ پر لگ جائے تو وہ بھی زندہ نہیں بچتا۔ پھر بھی کمزور اور چھوٹے زرافے گوشت خور جانوروں کا شکار بن جاتے ہیں۔ اِس کی کھال کے حُصول کے لیے اِس کا شکار بھی کیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی تبدیلیوں اور انسانی آبادیوں کے پھیلاؤ کی وجہ سے جنگلات سُکڑ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے جنگلی حیات بھی کم ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ زرافے کی تعداد بھی خطرناک حد تک کم ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں اِس وقت تقریباً ساڑھے اَرسٹھ ہزار زرافے موجود ہیں۔

سوال نمبر :16–19

زرافہ جانور کے بارے میں دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سُرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کیجیے۔

16 زرافے کے حُلیے اور جسامت کے حوالے سے دو اہم باتیں:

....

[2] ....

17 زرافے کی لمبی زبان کا استعمال:

....

....

[3] ....

18 زرافے کے سونے کا طریقہ:

....

[2] ....

19 زرافے کے لیے دو خطرات:

....

[2] ....

[کُل: 9]

مشق نمبر: 4

مشق نمبر تین میں زرافے سے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ زرافے کے حُلیے اور اس کی اہم خصوصیات پر ایک خُلاصہ لکھیے۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- خُلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خُلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خُلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرزِ تحریر اور زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

.... [کُل:10]

مشق نمبر :5

21 آپ نے حال ہی میں ایک کتاب پڑھی ہے۔ اس کتاب پر تبصرہ لکھیے۔

اپنے تبصرے میں مندرجہ ذیل نکات شامل کیجیے۔

- آپ کو کتاب میں کیا پسند ہے اور کیوں ؟
- اس کتاب کے مواد کا خلاصہ کیا ہے؟
- اس کتاب کے ذریعے مُصنّف نے قارئین کو کیا پیغام دیا ہے؟

کتاب پر تبصرہ 150 الفاظ پر مُشتمل ہونا چاہیے۔ مواد کے 6 جب کہ زبان اور طرزِ تحریر کے 8 نمبر ہوں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کُل:14]

Syllabus 3248

Paper-1

Cambridge O Level
Second Language Urdu 3248

BOOKMARK

نظرثانی شُدہ طباعت دوم

کاوشِ جدیدُ

نصاب برائے امتحانات 2024-2025-2026

نمونے کے تیسرے پرچے کی کلید

Marking Scheme - 3 (For Paper 1)

غلام وارث اقبال

نمونے کے تیسرے پرچے کی کلید

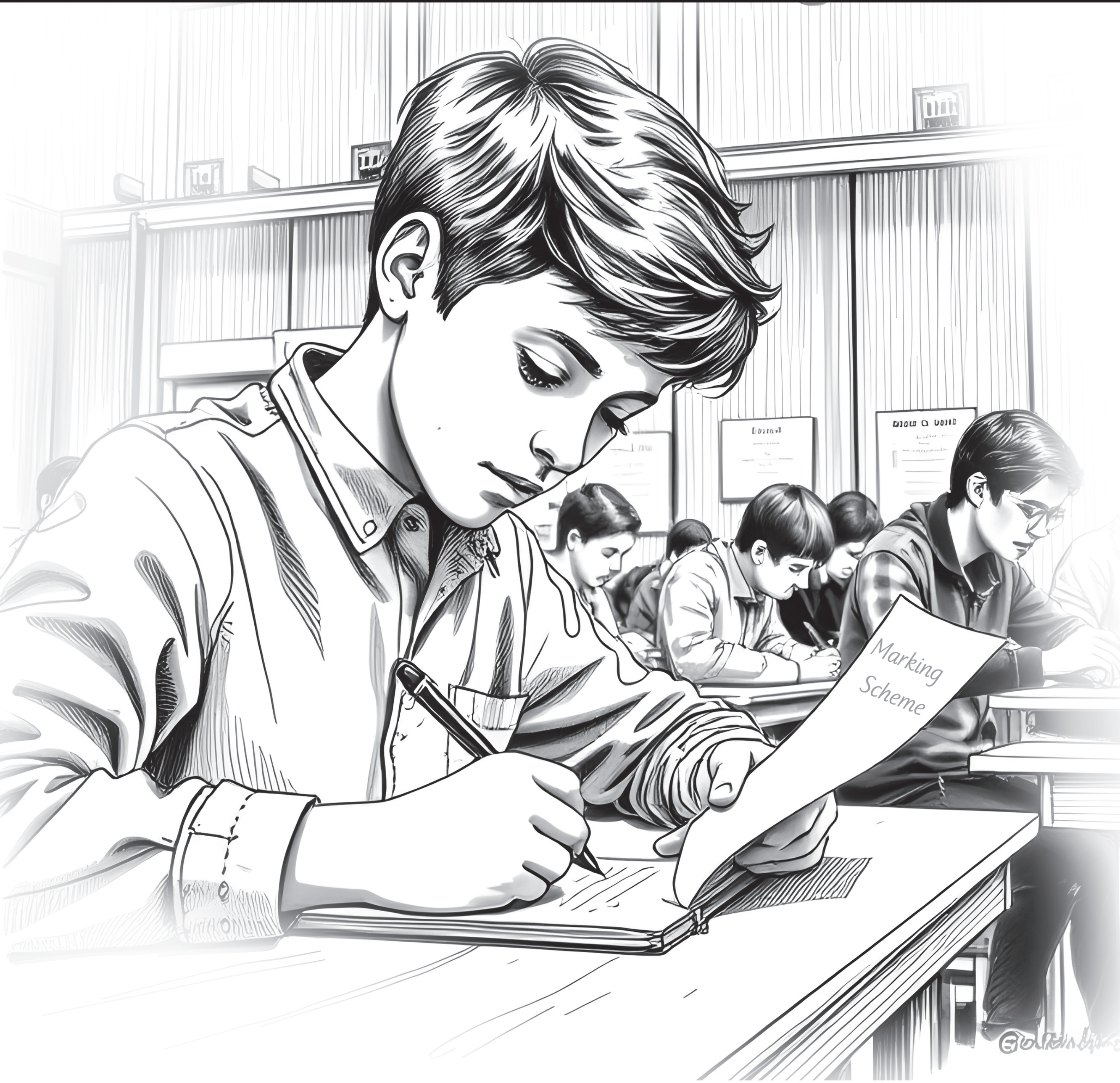

Marking Scheme - 3 (For Paper 1)

Cambridge O Level

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **For examination from 2024-2025-2026**

MARK SCHEME

Maximum Mark: 50

Note: This is NOT an official Marking Scheme of Cambridge Assessment International Education.

Generic Marking Principles:

پرچہ چیک کرنے کے چند اہم اُصول:

These general marking principles must be applied by all examiners when marking candidate answers. They should be applied alongside the specific content of the mark scheme or generic level descriptions for a question. Each question paper and mark scheme will also comply with these marking principles.

پرچہ چیک کرنے کے یہ عام اُصول اُمیدواروں کے جوابات کو چیک کرتے ہوئے مُمتحن پر لاگو ہوتے ہیں۔ یہ اُصول نمبروں کی تقسیم کے مخصوص مواد اور سوالات کے حوالے سے دی گئی تمام ہدایات پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ ہر سوالیہ پرچہ اور اُس کی کلید (Mark Scheme) اِن اُصولوں کے تابع ہوگی۔

نوٹ:

یہ پرچہ کیمبرج کی طرف سے جاری کردہ نمونے کے پرچے اور نصاب کے مطابق محض مشق کے لیے بنایا گیا ہے۔ پرچہ اور پرچے کی کلید (Mark Scheme) کیمبرج کی طرف سے جاری کردہ نمونے کے پرچے کے مطابق بنائی گئی ہے۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 1:

Marks must be awarded in line with:

- the specific content of the mark scheme or the generic level descriptions for the question.
- the specific skills defined in the mark scheme or in the generic level descriptions for the question.
- the standard of response required by a candidate as exemplified by the standardisation scripts.

عمومی اُصول ۱:

نمبر اِن اُصولوں سے ہم آہنگ ہوں گے۔

- نمبروں کی تقسیم کے مخصوص مواد یا سوالات کی جانچ کے بیان کردہ معیار سے
- نمبروں کی تقسیم کے حوالے سے بیان کردہ مخصوص مہارات سے یا سوالات کی جانچ کے بیان کردہ معیار سے
- اُمیدواروں سے مُتوقّع معیار سے (معیار سے مُتعلق بیان کے مُطابق)

GENERIC MARKING PRINCIPLE 2:

Marks awarded are always **whole marks** (not half marks, or other fractions).

عمومی اُصول ۲:

نمبر ہمیشہ پُورے (whole marks) دیے جاتے ہیں (نِصف نہیں یا کوئی اور ترتیب نہیں، یعنی سوال کے اگر ایک نمبر ہیں تو ایک نمبر دیا جائے گا۔ نصف یا اس کا نصف نہیں۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 3:

Marks must be awarded **positively**:

- marks are awarded for correct/valid answers, as defined in the mark scheme. However, credit is given for valid answers which go beyond the scope of the syllabus and mark scheme, referring to your Team Leader as appropriate
- marks are awarded when candidates clearly demonstrate what they know and can do marks are not deducted for errors
- marks are not deducted for omissions
- answers should only be judged on the quality of spelling, punctuation and grammar when these features are specifically assessed by the question as indicated by the mark scheme. The meaning, however, should be unambiguous.

عمومی اُصول ۳:

نمبر دیتے ہوئے مثبت رویّہ رکھا جائے گا:

- نمبر سوال کے مُطابق دُرست اور معقول جواب کو ہی دیے جاتے ہیں۔ تاہم کلید (Marking Scheme) اور نصاب کی جانچ کے معیار سے بُلند جوابات کو نظر انداز کرنے کے بجائے ترجیح دی جاتی ہے۔ ٹیم لیڈر سے بھی رابطہ کیا جاتا ہے۔
- اُن اُمیدواروں کے جوابات کو نمبر دیے جاتے ہیں جو سوال کے مُطابق اپنے جواب میں اپنے علم کو وضاحت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔
- اَغلاط کی صُورت میں نمبر نہیں کاٹے جائیں گے۔ (اِس کی مثال یُوں ہے کہ جواب میں مواد اور زبان دُرست ہے مگر ہجّوں کی کچھ غلطیاں ہیں تو ایسی صُورت میں نمبر نہیں کاٹے جائیں گے۔)
- جوابات کی جانچ کے دوران صرف اور صرف اُن ہجّوں کے معیار، علاماتِ اوقاف اور قواعد کی جانچ کی جاتی ہے جن کی جانچ سوال اور مارکنگ اسکیم میں خاص طور پر واضح کی گئی ہے۔ تاہم کُلّی جوابات اَبہام سے پاک ہونا ضروری ہیں۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 4:

Rules must be applied consistently, e.g. in situations where candidates have not followed instructions or in the application of generic level descriptions.

عمومی اُصول ۴:

ایسی صُورت میں اُصولوں کی باقاعدگی اور سختی سے پاسداری کی جاتی ہے جب اُمیدوار ہدایات یا عمومی نوعیت کی وضاحت کو سمجھنے سے قاصر ہو۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 5:

Marks should be awarded using the full range of marks defined in the mark scheme for the question (however; the use of the full mark range may be limited according to the quality of the candidate responses seen).

عمومی اُصول ۵:

مارکنگ اسکیم میں واضح کیے گئے طریقے کے مطابق لکھے گئے جوابات کو پُورے نمبر دیے جاتے ہیں۔ (تاہم، سوالات کی ہدایات اور کلید (Marking Scheme) کے مُطابق دیے گئے اُمیدوار کے غیر معیاری جوابات کو پُورے نمبر دینے کے بجائے اُن کے جوابات کے معیار کے مطابق نمبر دیے جاتے ہیں۔)

GENERIC MARKING PRINCIPLE 6:

Marks awarded are based solely on the requirements as defined in the mark scheme. Marks should not be awarded with grade thresholds or grade descriptions in mind.

عمومی اُصول ۶:

نمبروں کی تفویض کا دارومدار مُکمل طور پر کلید (Marking Scheme) میں دیے گئے معیار کے مطابق ہے۔ نمبر کسی بھی صورت میں گریڈ تھریش ہولڈ یا اذہان میں موجود گریڈ یا نمبروں پر نہیں ہوتا۔

Assessment objectives

جانچ کے مقاصد

The assessment objectives (AOs) are:

جانچ کے مقاصد یہ ہیں:

AO1: Reading

R1 identify and select relevant information
R2 understand ideas, opinions and attitudes
R3 show understanding of the connections between ideas, opinions and attitudes
R4 understand what is implied but not directly stated, e.g. gist, writer's purpose, intention and feelings

AO1: پڑھائی کے مقاصد

R1 مُتعلّقہ معلومات کی شناخت اور انتخاب کرتے ہیں۔

R2 خیالات، آرا اور رویّوں کو سمجھتے ہیں۔

R3 خیالات، آرا اور رویّوں کے درمیان تعلُّق کی سمجھ کا اظہار کرتے ہیں۔

R4 اُن اِشارات اور مضمرات کو سمجھتے ہیں جو کسی بھی تحریر میں موجود تو ہوتے ہیں لیکن مصنف نے واضح نہیں کیے ہوتے مثلاً لکھت یا تحریر کا لُبِ لُباب، لکھنے والے کا مقصد، اِرادے اور اِحساسات وغیرہ۔

AO2: Writing

W1 communicate information/ideas/opinions/key points clearly, accurately and effectively
W2 organise ideas into coherent paragraphs using a range of appropriate linking devices
W3 manipulate the target language accurately to use appropriate examples of grammatical structures and vocabulary in context
W4 show control of punctuation and spelling
W5 use appropriate register and style/format for the given purpose and audience

AO2: تحریر کے مقاصد

W1 معلومات/تصوّرات/آرا/ اہم نِکات کو واضح اور بہتر طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

W2 تحریر میں حروفِ ربط کا درست استعمال کرتے ہوئے خیالات کو مربُوط پیراگراف میں ترتیب دیتے ہیں۔

W3 تحریر میں اُردو زبان کے قواعد اور الفاظ کو سیاق وسَباق کے اندر رہتے ہوئے دُرست مِثالوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

W4 تحریر میں رموزِ اوقاف اور املا کا دُرست استعمال کرتے ہیں۔

W5 تحریر میں سامعین اور دِیے گئے مقاصد کے مطابق موزوں طریقہ یا ہَیت استعمال کرتے ہیں۔

Overview of exercises on Paper 1

Exercise	Task type	Reading objectives tested	Marks for Reading objectives	Writing objectives tested	Marks for Writing objectives	Total available marks
1	Short answer reading	R1, R2, R3, R4	8			8
2	Multiple matching	R1, R2, R3	9			9
3	Note-making	R1, R2, R3, R4	9			9
4	Summary	R2, R3	4	W1, W2, W3, W4, W5	6	10
5	Writing exercise			W1, W2, W3, W4, W5	14	14
Total marks						50

Exercise 1

Question	Answers	Marks
1	طُوفانی بارِش اور آندھی کی وجہ سے وہ درخت گر گیا جس پر گھونسلا تھا۔ درخت کے ساتھ گھونسلا بھی گِر گیا۔ یا طُوفانی آندھی اور بارِش کی وجہ سے۔ یا درخت گِرنے سے	1
2	جو بچّہ غار کے پاس گِرا تھا اِس نے غار کے پاس درخت پر رہنا شروع کر دیا اور جو بچّہ خانقاہ کے پاس گِرا تھا اس نے خانقاہ کے قریب درخت پر ٹھکانا بنا لیا۔	2
3	درخت کے نیچے کوئی بیٹھا ہوا ہے۔ اُس کے پاس بہت سا زیور اور مال و اسباب ہے۔ جلدی کرو اِس سے سب کچُھ چِھین لو۔	1
4	بادشاہ غار کے پاس سے اس لیے چلا آیا کہ اِس نے غار کے اندر کچھ مشکوک آوازیں سُنی تھیں۔	1
5	بادشاہ کی حیرانی پر بزرگ نے فرمایا کہ یہ پرندے اگرچہ دونوں بھائی ہیں۔ ایک کو ڈاکوؤں کا تعلق ملا تو وہ وہی زبان بولنے لگا اور ایک کو یہاں کی صُحبت ملی تو وہ یہاں کی زبان بولنے لگا۔	2
6	دوستی کرتے ہوئے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ ایک دوستی انسان کو انسان بناتی تو دوسری حیوان۔ یا انسان کو دوستی کرتے ہوئے احتیاط کرنی چاہیے کیوں کہ ایک دوستی انسان کو انسان بنا کر جنّت میں پہنچاتی ہے دوسری حیوان بنا کر دوزخ میں۔	1

Exercise 2

Question	Answers	Marks
7	B	1
8	C	1
9	D	1
10	C	1
11	A	1
12	B	1
13	B	1
14	D	1
15	A	1

Exercise 3

Question	Answers	Marks
16	زرافے کی گردن لمبی ہوتی ہے اوراِس کے جسم پر چیتے کے جسم کی طرح کے دَھبے ہوتے ہیں۔ اس کے پاؤں گائے کے پاؤں جیسے اور دُم گدھے کی دُم جیسی ہوتی ہے۔ مُنھ بکری جیسا اور کان گھوڑے کے کانوں جیسے ہوتے ہیں۔اس کے سر پر دو سینگ بھی ہوتے ہیں۔ (درجِ بالا میں سے کوئی سے دو نِکات شامل جواب ہوں گے۔)	2
17	زرافے کی زبان لمبی ہوتی ہے۔جس سے وہ پتّے توڑ کر کھاتا ہے، پانی پیتا ہے اور رات کو بولتا بھی ہے۔	3
18	زرافہ بھی بہت کم سوتا ہے۔جنگل میں تو وہ کھڑے کھڑے اپنی نیند پوری کر لیتا ہے۔ایک دن میں وہ محض تیس منٹ تک سو پاتا ہے۔	2
19	زرافے کو بڑے گوشت خور جانوروں سے خطرات ہیں۔انسان اِس کی کھال حاصل کرنے کے لیے اِس کا شکار کرتے ہیں۔ماحولیاتی تبدیلی اور انسانی آبادیوں کا پھیلاؤ بھی اس کے لیے خطرے کا باعث ہے۔ (درج بالا میں سے کوئی سے دو نکات شامل جواب ہوں گے۔)	2

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	زرافہ ایک بھولا بھالا جانور ہے۔جس کا مُنھ بکری جیسا ،کان گھوڑے کے کانوں جیسے ، پاؤں گائے کے پاؤں جب کہ گردن اور ٹانگیں عام جانوروں کے مقابلے میں کافی لمبی ہوتی ہے۔اس کے سر پر دو سینگ بھی ہوتے ہیں جو دوسرے جانور سے لڑائی کے دوران اسے دھکّے دینے کے کام آتے ہیں۔اس کی دُم گدھے کی دُم سے مِلتی جُلتی ہے۔جب کہ جلد چیتے کی جلد جیسی ہوتی ہے۔(2) زرافہ اپنی لمبی زبان کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔یہ اُونٹ کی طرح زیادہ پانی پیتا ہے اور کئی دن پانی کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔زرافہ بہت کم سوتا ہے اور عام طور پر کھڑے کھڑے نیند پوری کر لیتا ہے۔ یہ گروہ کی صورت میں رہتے ہیں۔زرافہ عام طور پر خاموش رہتا ہے لیکن رات کو آوازیں نکالتا ہے۔زرافہ درختوں کے پتّے اور ضرورت کے وقت گھاس کھاتا ہے۔اسے اپنی لمبی گردن کی وجہ سے پانی پینے اور گھاس چرنے میں کافی دِقّت ہوتی ہے۔(2) Both aspects of the question should be equally addressed. 2 marks + 2 marks مواد کے حوالے سے دونوں پہلوؤں کو یکساں اہمیت دی جائے گی۔یعنی 2+2 Award up to 10 marks, with up to 4 marks for content and up to 6 marks for accurate and concise language. دس نمبروں میں سے 4 نمبر مواد کو اور 6 نمبر موزوں اور اختصار پر مبنی زبان کو دیے جائیں گے۔	10

Exercise 4

Question	Answers	Marks
	Content: مواد: **4 marks** Makes four clear points that answer the question. 4 نمبر: سوال میں دِیے گئے نِکات کے مُطابق مُکمل طور پر واضح جواب۔ **3 marks** Makes some clear points that answer the question. 3 نمبر: سوال میں دِیے گئے نِکات کے مُطابق کافی حد تک واضح جواب۔ **2 marks** Makes one or two points relevant to the question. 2 نمبر: سوال کے مُطابق ایک یا دو نِکات میں جواب۔ **1 mark** Content has limited relevance to the question. 1 نمبر: سوال کے مُطابق بہت ہی محدود مواد۔ **0 marks** No creditable response. 0 نمبر: نمبر حاصل کرنے کے لیے کُچھ لکھا ہی نہیں گیا۔ **Language:** زبان: **6 marks** Very good attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. A concise summary. Wide range of vocabulary and grammatical structures, used accurately. Assured control of punctuation and spelling. 6 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک بہترین کوشش۔اِختصار کے مطابق ایک بہترین خُلاصہ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد دُرست اور بہترین استعمال۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں کا دُرست اور بہترین استعمال	

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	**5 marks** Good attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. Good range of vocabulary and grammatical structures, used accurately. Good control of punctuation and spelling. 5 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک بہتر کوشش۔ اِختصار کے مطابق ایک بہتر خلاصہ۔ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد دُرست اور بہتر استعمال۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں کا دُرست اور بہتر استعمال **4 marks** Reasonable attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. A range of vocabulary and grammatical structures, used mostly accurately. Some inaccuracies of punctuation and spelling but these do not obscure meaning. 4 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک معقول کوشش۔ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد کا کافی حد دُرست استعمال۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں میں کچھ اَغلاط کی کُچھ غلطیاں لیکن یہ معانی کو مُبہم نہیں کرتیں۔ **3 marks** Some reliance on language from the text, but with an attempt to organise and sequence points. Satisfactory use of language, although sometimes inaccuracies obscure the meaning. 3 نمبر: متن کی ہی زبان پر کچھ اِنحصار، لیکن نِکات میں رَبط کو برقرار رکھنے کی کوشش۔ زبان کا تسلّی بخش استعمال اگرچہ کچھ غلطیاں معانی میں ابہام پیدا کرتی ہیں۔	

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	**2 marks** Mainly reliant on language from the text with no attempt to organise and sequence points cohesively. Inaccuracies of vocabulary, grammatical structures, punctuation and spelling make the meaning frequently unclear. 2 نمبر: متن پر ہی مُکمّل طور پر انحصار کیا گیا ہے نکات کو مربط طریقے سے بیان کرنے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ املا قواعد اور رموزِ اوقاف کی اغلاط معانی اور مفہوم کو غیر واضح بناتی ہیں۔ **1 mark** Copying entirely from text with little or no use of own words. Multiple language inaccuracies. 1 نمبر: متن سے ہی نقل کیا گیا ہے اور اپنے الفاظ میں استعمال نہیں کیا گیا۔ زبان کی کثیر اغلاط موجود ہیں۔ **0 marks** No creditable response. 0 نمبر: نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔	

Exercise 5

Question	Answers	Marks
21	Award up to 6 marks for content and up to 8 marks for the style and accuracy of language. مواد کے لیے 6 نمبر تک جب کہ زبان اور اسلُوب (طرزِ تحریر) کی دُرستی کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔ **Content:** (2 marks for each point. This could be either two separate points or a point and an elaboration of the same point.) **اشارات پر مبنی مواد:** • آپ کو کتاب میں کیا پسند ہے اور کیوں؟ • اس کتاب کے مواد کا خُلاصہ کیا ہے؟ • اس کتاب کے ذریعے مصنف نے قارئین کو کیا پیغام دیا ہے؟	14

Exercise 4

Question	Answers	Marks
21	Table A جدول الف:	

Level	Description تفصیلات	Marks
	Content: relevance and development of ideas مواد: خیالات سے مُطابقت اور پیش رَفت	
3	• Fulfils the task, with appropriate register and a good sense of purpose and audience. • Ideas are well developed and communicated effectively at appropriate length. • Effectively organised and coherent. • کام (Task) مقاصد کے مطابق اور سامعین کی موزوں سمجھ کا اظہار کرتا ہے۔ • خیالات موزوں حدِّالفاظ کے مُطابق بہترین طریقے سے بڑھاتے ہوئے پیش کیے گئے۔ • مواد کو مربُوط طریقے سے پیش کیے گئے۔	5–6
2	• Fulfils the task, with mostly relevant points. The register may not be consistent. Demonstrates a reasonable sense of purpose and audience. • Although ideas are adequately developed, communication is sometimes unclear. • Generally well organised and coherent. • کام (Task) کافی حدتک اشارات کے مُطابق ہے۔تاہم رَبط کا فُقدان رہا۔ کام (Task) مقاصد اور سامعین کی موزوں سمجھ کا اظہار کرتا ہے۔ • اگرچہ خیالات مناسب طریقے سے اِستوار کیے گئے تاہم اظہار بعض اوقات غیر واضح ہے۔ • مجموعی طور پر اچھا مربُوط اور مُنظّم ہے۔	3–4
1	• Limited engagement with the task, with few relevant points. Inappropriate register and insufficient awareness of purpose and/or audience. • There is some attempt at development of ideas, although in places this is incomplete and/or repetitive. • Organisation may lack coherence.	1–2

Exercise 4

Question	Answers	Marks
21	(see tables below)	

Level	Description تفصیلات	Marks
	• کچھ نکات کے ساتھ کام (Task) کافی حد تک محدُود نوعیت کا ہے۔ غیر موزوں کُلی سمجھ اور مقاصد اور سامعین سے آگہی کافی نہیں۔ • خیالات کو بڑھانے میں کچھ پیش رفت موجود ہے تاہم یہ نامُکمّل بھی ہے اور بات کو غیر موزوں حد تک دہرایا بھی گیا ہے۔ • ربط و تسلسل کا بھی فقدان ہے۔	
0	• No creditable response. • نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔	0

Table B

	Language: style and accuracy زبان: انداز اور دُرستی	
Level	**Description** تفصیلات	**Marks**
4	• Uses a wide range of vocabulary and complex structures consistently and appropriately. • Consistently appropriate style and register. Uses well-constructed and linked paragraphs. • High level of accuracy with excellent control oflanguage. There may be a few minor errors. • وُسعت کا حامل ذخیرۂ الفاظ اور پیچیدہ زبان کی ہیَت کا لگاتار اور موزوں استعمال کرتے ہیں۔ • زبان کا موزوں استعمال کرتے ہیں۔ مربُوط پیراگراف عُمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ • زبان میں اعلیٰ درجے کی پُختگی اور دُرستی ہے۔ معمولی نوعیت کی اَغلاط خارج اَزاِمکان ہیں۔	7–8
3	• Uses a range of vocabulary and structures mostly appropriately. • Appropriate style and register. Uses well-constructed paragraphs. • Mostly accurate with good control of language. Any errors do not impede meaning.	5–6

Exercise 4

<table>
<tr><th>Question</th><th>Answers</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td>21</td><td>
<table>
<tr><th>Level</th><th>Description تفصیلات</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td></td><td>• زبان کی مجموعی ہَیت زیادہ تر دُرست ہوتی ہے۔
• زبان کا موزوں استعمال کرتے ہیں۔ مربُوط پیراگراف عُمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔
• زبان میں موزوں پُختگی اور دُرستی ہے۔ مربُوط پیراگراف عُمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اغلاط کُلّی مفہوم اور مَطالب سمجھنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔</td><td></td></tr>
<tr><td>2</td><td>• Uses a limited range of vocabulary and mainly simple structures. Some successful attempts to use more ambitious vocabulary.
• Some attempt to use appropriate style and register. Some attempt to group ideas into paragraphs.
• Uses simple structures with some control of language. Inaccuracies occur when attempting more ambitious language. Meaning is generally clear.
• مجموعی طور پر عمومی نوعیت کا ذخیرۂ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ بہتر ذخیرۂ الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
• زبان کی ہَیت سادہ مگر بہتر ہے۔
• بہتر ذخیرہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے کچھ اغلاط بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ عمومی طور پر مفاہیم واضح ہیں۔</td><td>3–4</td></tr>
<tr><td>1</td><td>• Uses basic vocabulary and simple structures.
• Style and register may be inconsistent or inappropriate. Limited or no use of paragraphs.
• Limited control of language. Meaning is sometimes in doubt.
• بنیادی نوعیت کی زبان اور اسلُوب استعمال کرتے ہیں جو کہ مُستقل اور موزوں بھی نہیں ہوتی۔
• پیراگراف کا استعمال یا تو موجود نہیں ہوتا یا بہتر نہیں ہوتا۔
• مفاہیم ومَعانی بعض اوقات مُبہَم ہوتے ہیں۔</td><td>1–2</td></tr>
</table>
</td><td></td></tr>
</table>

Exercise 4

Question	Answers			Marks
	Level	**Description** تفصیلات	**Marks**	
21	**0**	• No creditable response. • نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔	**0**	